ادارہ

غلط کار لوگوں سے ہشیار ہو جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے

ووٹ کی یہ پرچی صرف کاغذ کا ٹکڑا نہیں، آپ کا نامۂ اعمال بھی ہے۔

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہو گا پھر کبھی ۔۔۔ دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

گو اگلے وقتوں میں الیکشن اور انتخابات کی یہ فنی شکل مروج نہیں تھی تاہم اثرات اور عوامل جن کے ذریعے کچھ شاطر لوگ عوام پر مسلط ہو جاتے ہیں، وہ تقریباً تقریباً آج سے کچھ زیادہ مختلف نہیں تھے۔ غور فرمائیے۔ یہ کتنا بڑا سانحہ اور المیہ ہے کہ دنیا میں جتنے سرکش، متکبر، اچکے اور مفسد لوگ ہیں ساری دنیا کی نگاہ میں بڑے ہی ہوتے ہیں، لیکن افسوس! ہر مقام پر سارے لوگ، مقدم بھی انہی کو رکھتے ہیں، ان کی ہی سنتے ہیں اور ان کے ہی کہے پر چلتے ہیں۔ اللہ والوں کی نہ کوئی سنتا ہے اور نہ ہی ان کے کہے کا کوئی اعتبار کرتا ہے۔ قرآن کریم نے ان کی اسی ذہنیت اور روش کا گلہ اور شکوہ کیا ہے۔

وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ (پ ۱۲ ہود ع)

اور (اے پیغمبر!) یہ (اجڑی ہوئی بستیاں جو تم دیکھتے ہو وہی قوم) عاد (کے لوگ) ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کے حکموں سے انکار کیا، اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش، دشمن (خدا) کے حکموں پر چلتے رہے۔

قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ (پ ۱۲ ۔ ہود ع)

وہ کہنے لگے کہ اے شعیب! جو باتیں تم کہتے ہو ان میں سے اکثر تو ہماری سمجھ میں آتی نہیں۔

اس کے علاوہ ہم تم کو اپنے (لوگوں) میں کمزور پاتے ہیں اور اگر تمہاری برادری کے لوگ نہ ہوتے تو ہم تم کو (کبھی کا) سنگسار کر چکے ہوتے اور ہم پر تمہارا کوئی دباؤ تو ہے نہیں۔

حضرت ہود علیہ السلام نے جواب دیا۔

یٰقَوْمِ اَرَهْطِیْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ط (الف)

بھائیو! کیا اللہ سے بڑھ کر تم پر میری برادری کا دباؤ ہے۔

برادری سسٹم نے جیسے پہلے لوگوں کی آخرت اور ایمان تباہ کیا تھا۔ ویسا ہی آج بھی ہو رہا ہے دنیا کام لیتی ہے تو حق کا واسطہ دے کر نہیں برادری کا نام لے کر لیتی اور دیتی ہے اس لیے انجام بھی اس سے مختلف نہیں نکل رہا اور نہ کبھی مختلف نکلے گا۔

حق کی راہ میں جو لوگ رکاوٹ بنتے اور فتنے کھڑے کرتے رہے ہیں، عموماً بڑی برادری، جتھے والے خوش حال اور با اثر لوگ ہوتے ہیں۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ٭ وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ (پ ۲۲ - السباء ع)

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی (رسولِ خدا) خدا سے ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے آسودہ لوگوں نے (اترا کر) ان سے کہا کہ جو (پیغام) دے کر تم کو بھیجا گیا ہے۔ ہمیں وہ منظور نہیں اور انہوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد (تم سے) زیادہ رکھتے ہیں اور (آخرت میں بھی) ہم کو عذاب نہیں ہوگا۔

ان آسودہ حال لوگوں کے اثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ط وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ (پ ۲۸ - المنفقون)

اور جب آپ ان کو دیکھیں تو ان کے ڈیل ڈول آپ کی نظروں میں کھب جائیں اور بات کریں تو آپ اس کو (توجہ سے) سنیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان آسودہ حال منکرینِ حق کے بارے میں فرمایا کہ یہ دھن دولت اور وہ برادری، کوئی شے بھی قابلِ رشک نہیں ہے بلکہ فتنہ ہیں۔

وَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ (پ۱۰ - التوبہ ع۱۱)

اور ان کے مال اور اولاد تمہارے لیے موجب تعجب نہ ہوں (دراصل) خدا چاہتا ہے کہ (مال و اولاد کی کثرت کی وجہ سے) ان کو دنیا میں مبتلائے عذاب رکھے اور ان کی جان نکلے (تو اس وقت بھی) یہ کافر ہی ہوں (تاکہ اخروی عذاب بھی ان کے لیے ضروری ہو)

ان بدلوگوں کے بارے میں یہ خدائے برحق کی باتیں ہیں، گو آج آپ نہ کہیں، لیکن کل آپ بھی چلا چلا کر یہی کہیں گے اور ان کے پیچھے چلنے کے جو بد نتائج نکلیں گے ان کو دیکھ دیکھ کر آپ بھی پچھتائیں گے مگر اس وقت اس کا کچھ فائدہ نہ ہوگا۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ښ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ ۨ الْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ۔

اور کاش تم دیکھو، جب (قیامت کے دن یہ) ظالم اپنے رب کے حضور میں (جواب دہی کے لیے) ٹھہرائے جائیں گے (اور) وہ ایک دوسرے کی بات کو رد کر رہے ہوں گے، کمزور (اور ادنی درجے کے لوگ) بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ہی ایمان کی بات مان لیتے۔

لیکن یہ شاطر اور مکار لوگ، چپ رہنے والے کہاں، سن کر بولیں گے :۔

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَاۗءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ (پ۲۲ - اسبا ع۴)

(یعنی اس پر) بڑے لوگ کمزوروں سے کہیں گے کہ (بتاؤ تو سہی) جب تمہارے پاس ہدایت آئی تو کیا اس کے آنے کے بعد ہم نے تم کو (زبردستی) اس (پر عمل کرنے سے) روکا تھا؟ بلکہ تم خود ہی جرائم پیشہ اور قصور وار تھے۔

ہو سکتا ہے کہ بڑے لوگوں نے زبردستی ان کی راہ نہ ماری ہو، لیکن یہ تو ایک واقعہ ہے کہ شاطرانہ چالوں اور مکر و فریب کے ذریعے تو یہ لوگ کوئی کمی نہیں کرتے اور یہ سبھی جانتے ہیں، اس لیے اس کے

جواب میں کمزور کہیں گے۔

وَقَالَ الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ (پ ۲۲ - السبا ع)

اور کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ (زبردستی تو نہیں) مگر (ہاں تمہاری) رات دن کی چالوں نے (روکا)

آج کل یہ لوگ اسلامی نظام حکومت کو روکنے کے لیے جو چالیں چل رہے ہیں، کیا وہ ان کی ان فریب کاریوں سے کچھ زیادہ مختلف ہیں؟

سورہ بقرہ میں اس کی تفصیل یوں بیان کی گئی ہے۔

وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا (پ ۲ - البقرہ ع ۲)

اور جو بات (ان ظالموں کو عذاب دیکھنے پر سوجھ پڑے گی، اے کاش! اب سوجھ پڑتی کہ ہر طرح کی قوت اللہ ہی کو ہے اور (نیز) یہ کہ اللہ کا عذاب بھی سخت ہے۔ (یہ ایسا ٹیڑھا وقت ہوگا کہ) اس وقت گرو (اپنے) چیلے چانٹوں سے دست بردار ہو جائیں گے اور عذاب آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے آپس کے تعلقات (سب) ٹوٹ ٹاٹ جائیں گے اور چیلے بول اٹھیں گے کہ اے کاش! ہم کو (ایک دفعہ دنیا میں) پھر لوٹ کر جانا ملے تو جیسے یہ (لوگ آج) ہم سے دستبردار ہو گئے ہیں (اسی طرح کل کو) ہم بھی ان سے دستبردار ہو جائیں۔"

اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ (ایضاً)

یوں اللہ ان کے اعمال ان کے آگے لائے گا کہ ان کو (وہ اعمال سرتاسر (موجب) حسرت دکھائی دیں گے۔ اور (اس پر بھی) ان کو دوزخ سے نکلنا (نصیب) نہیں ہوگا۔

جو لوگ، غلط کار لوگوں کو آگے لانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کو ان سطور کا بغور مطالعہ کر

لینا چاہیے۔ شاید ان کو اپنی کارستانیوں کا انجام سمجھ میں آجائے۔

فرعون اور اس کی پارٹی جیسی کچھ تھی، کسی سے پوشیدہ نہیں، ان کی جاہ و حشمت سے مرعوب ہو کر یا للچا کر جن لوگوں نے ان کے اقتدار کو طول دینے اور مستحکم کرنے میں حصہ لیا تھا حق تعالیٰ ان کے بد انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ فِي النَّارِ فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنْتُمْ مُغْنُونَ عَنَّا نَصِيبًا مِنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُلٌّ فِيهَا (پ ۲۴ - المومن ع ۵)

اور جس دن قیامت برپا ہوگی (اس دن ہم حکم دیں گے کہ) فرعونیوں کو سخت سے سخت عذاب میں (لے جاکر) داخل کرو۔ اور وہ دوزخ میں ایک دوسرے سے جھگڑیں گے تو کمزور لوگ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے تو کیا (اب) تم ہم پر سے تھوڑی سی آگ بھی پرے ہٹا سکتے ہو؟ بڑے لوگ بولیں گے کہ (اب تو) ہم (تم) سب اسی (آگ) میں پڑے ہیں۔

اس کے بعد قرآن حکیم نے ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ جہنم کے داروغے کی منت سماجت کریں گے کہ وہ کسی طرح اللہ میاں سے سفارش کریں کہ وہ کسی دن ہی ہم سے عذاب ہلکا کر دیا کرے۔ وہ جواب دیں گے: کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول احکامِ الٰہی لے کر نہیں پہنچے تھے۔ کہیں گے، ہاں پہنچے تھے اس پر وہ جواب دیں گے تو پھر خود ہی خدا سے عرض معروض کرو۔ مگر ان کی یہ ساری فریادیں رائیگاں جائیں گی۔ پھر فرمایا اپنے رسولوں اور مسلمانوں کی ہم ضرور مدد کریں گے۔ دنیا میں بھی اور قیامت میں بھی۔ باقی رہے وہ ظالم تو فرمایا:۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ (ایضاً)

(قیامت کا وہ) دن جس دن ظالموں کو ان کی معذرت (کچھ بھی) نفع نہ دے گی اور ان پر خدا کی پھٹکار ہوگی اور ان کو (بہت ہی) برا گھر (رہنے کو) ملے گا۔

جب منکرینِ حق ہر طرف سے مایوس ہو جائیں گے تو غصے میں جل بھن کر رب سے کہیں گے۔

رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ (پ ۲۴۔ حٰم سجدہ ع ۴)

الٰہی! شیطان اور آدمی جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا (ایک نظر) ان کو (بھی تو) ہمیں دکھا کہ ہم ان کو اپنے پیروں تلے (مسل) ڈالیں تاکہ وہ بہت ہی ذلیل ہوں۔

یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَ قَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا (پ ۲۲۔ احزاب ع ۸)

جب ان (نابکاروں) کے منہ (سیخ کے کباب کی طرح دوزخ کی) آگ میں الٹ پلٹ کیے جائیں گے اور (وہ مارے افسوس کے) کہیں گے: اے کاش! ہم نے (دنیا میں) اللہ کا کہا مانا ہوتا، رسول کا کہا مانا ہوتا۔ اور وہ (یہ بھی) کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے رئیسوں اور بڑوں کی اطاعت کی اور انھوں نے ہم کو گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب! ان کو دہرا عذاب دے اور ان پر بڑی (سے بڑی) لعنت کر۔

وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ۝ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ۝ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ ؕ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (پ ۱۹۔ الفرقان ع ۳)

اور جس دن نافرمان (مارے افسوس کے) اپنے ہاتھ کاٹے گا (اور) کہے گا: اے کاش! میں (بھی) رسول کے (دین کے) رستے لگ لیتا۔ ہائے میری کم بختی! اے کاش! میں فلاں (شخص) کو دوست نہ بناتا۔ اس نے تو "یادداشت" (الٰہی) کے آنے کے بعد بہکا دیا۔ اور شیطان کا قاعدہ ہے کہ وقت پڑے پر (انسان کو چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔

مسلمانو! کل جوان کے خلاف لاحاصل واویلا کرو گے، آج ہی ان سے الگ ہو کر صالح لوگوں کے ساتھ کیوں نہیں ہو لیتے۔ اب ہوش میں آگئے تو کچھ بن جاؤ گے لیکن حسرت و نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

بہرحال اتنی چیخ و پکار کے بعد بھی ان کے بچنے کی کوئی صورت نہیں نکلے گی، کیونکہ اللہ کے رسول بھی ان کی سفارش کرنے کے بجائے، ان کے خلاف ہی ایک اور مقدمہ کھڑا کر دیں گے۔

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (ایضا)

اور اس وقت پیغمبر (محمد رسول اللہ، خدا کی جناب میں) عرض کریں گے کہ اے میرے رب! میری امت نے اس قرآن کو یونہی سی شئے سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔

جب رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے خلاف خدا کے حضور میں مقدمہ دائر کریں گے تو کوئی بتائے، چھٹکارے کی کوئی اور صورت باقی رہ جائے گی؟

الیکشن کے ان دنوں میں بھی کچھ اسی قسم کا سماں بنا ہوا ہے۔ عوام کو بڑے لوگ حیلے بہانوں سے بھگا کر قرآن اور رسولِ پاک کی سنت سے دور لے جا رہے ہیں، اور لوگ ہیں کہ، جان بوجھ کر ان کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں اور یہ قطعاً نہیں سوچتے کہ جن لوگوں کے پیچھے لگ کر ہم بھاگے جا رہے ہیں، کل اس کا انجام کیا ہو گا۔

آپ لوگ سمجھتے ہیں کہ، یہ شاید جنگ اقتدار ہے۔ حالانکہ بات صرف اتنی نہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان انتخابات کے ذریعے آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ پاکستان میں حق کا بول بالا ہو یا باطل کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے نظام برحق کی جیت ہو یا کارل مارکس یا کسی اور عدو اللہ کی، خیر اور شر، اسلام اور کفر کے اس معرکہ میں کس کی ہار ہو اور کس کی جیت ہو۔ یقین کیجیے! اس الیکشن کے نتائج نہایت دور رس ہوں گے، ووٹ کی "پرچی" صرف کاغذ کا ایک ٹکڑا نہیں ہے، بلکہ آپ کا نامۂ اعمال ہے ــــ کیونکہ آپ کو ملت اسلامیہ کی قیادت اور نمائندگی کے لیے ایک موزوں انسان کا انتخاب کرنا ہے۔ اگر اس کے لیے کسی برے اور نا اہل انسان کو منتخب کیا تو ملت محمدیہ پر یہ آپ کا بہت بڑا ظلم ہو گا۔ اس لیے آپ کو نہایت غور اور ہوش کے ساتھ قدم اٹھانا چاہیے، اسے کاروبار یا کھیل نہ تصور فرمائیں۔ کل خدا کے حضور میں پیشی ہو گی۔ سوچ لیجیے کہ وہاں کیا جواب دیں گے؟ باقی رہی دولت اور برادری؟ یقین کیجیے ان میں سے کوئی شے بھی آپ

کے کام نہ آئے گی بلکہ الٹا لے ڈوبیں گی۔

آپ کو یوں بھی سوچنا چاہیے کہ:

اس وقت جو لوگ آپ کو بلا رہے ہیں، وہ کیسے ہیں، ان کی زندگی کے رنگ ڈھنگ کیا ہیں نعرے کیسے ہیں، اس سفر میں ان کے پیچھے چل کر، خدا کے حضور میں پہنچیں گے یا ادھر ادھر کے کسی اور آستان پر۔ ان کی یاری اور دوستی پر خدا کی طرف سے "شاباش" ملے گی یا پھٹکار۔ ان کی رفاقت میں آپ "نجلا" بن رہے ہیں، یا خدا سے غافل ہو رہے ہیں۔ اگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو ان لوگوں کے ساتھ دیکھ پائیں تو کیا وہ خوش ہوں گے یا آپ کا دل برا ہو گا۔ اگر یہ لوگ، آپ کے ووٹوں سے کامیاب ہو جائیں تو وہ واقعی دین اسلام کی ترقی چاہیں گے اور وہ اسلامی دستور بنانا بھی چاہیں تو کیا بنا بھی سکیں گے۔ ان کو قرآن پاک اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سنت کا فہم کتنا حاصل ہے۔ قابلِ اعتماد ہے یا گزارہ۔ اتنی باتیں سوچے بغیر اگر آپ نے اپنا ووٹ استعمال کیا تو خدا کے ہاں آپ مجرم ہوں گے۔ اگر جان بوجھ کر ووٹ بے جا استعمال کیا تو اپنی آخرت کا آپ نے ستیاناس کیا۔ حضور کا ارشاد ہے کہ:۔

من شر الناس منزلۃ یوم القیمۃ عبد اذھب اخرتہ بدنیا غیرہ (ابن ماجہ۔ ابو امامہ)

قیامت کے دن سب لوگوں سے بدتر درجہ اس شخص کا ہو گا جس نے کسی کی دنیا کے لیے اپنی آخرت گنوا دی۔

بالخصوص آج کل ووٹوں میں تو یہی کچھ ہوتا ہے۔ اقتدار کے چسکے کوئی لیتا ہے اور خون پسینہ اور ایمان کوئی گنواتا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ضرورت مدرس

مدرسہ محمودیہ کے لیے ایک قابل، محنتی اور شریف الطبع استاد کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔ مہتمم مدرسہ محمودیہ سرہالی کلاں۔ تحصیل قصور۔ ضلع لاہور۔